Digitized by Khilafat Library Rabwah

25

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ✧ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۹ — بروز ہفتہ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ ۱۰ احسان ۱۳۵۱ہش ۱۰ جون ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۳۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۹ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و عافیت کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۱۰ احسان ۔ کل بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں سالانہ تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب میں تشریف لے گئے ۔ اس موقعہ پر حضور نے نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے اور پھر انہیں ایک ایمان افروز خطاب سے نوازا اور اہم نصائح فرمائیں ۔ آخر میں حضور نے اجتماعی دعا کرائی ۔ اس طرح یہ کلاس کامیابی کے ساتھ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی ۔

(مفصل روداد انشاء اللہ آئندہ پیش کیجائیگی)

ربوہ ۔ ۹ احسان حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ کیلئے بھی التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طبیعت ایک عرصہ سے کچھ ناساز چلی آتی ہے ۔ احباب محترم صاحبزادہ صاحب جیسے نافع الناس وجود کی صحت کاملہ کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں ۔

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ کی وفات

(از محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ)

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عزیز احمد صاحب مرحوم جو عزیزم رشید احمد صاحب ملک کی والدہ اور ہمارے مبلغ انڈونیشیا مکرم میاں عبدالحی صاحب کی خوشدامن تھیں مورخہ یکم جون ۱۹۷۲ء کو کراچی میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گئیں ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝ ۳ جون کو ان کا جنازہ بذریعہ ریل ربوہ لایا گیا اور وہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔

مرحومہ بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ سلسلہ کے ساتھ انتہائی محبت تھی۔ ان کی ایک بیٹی ہمارے مبلغ انڈونیشیا میاں عبدالحی صاحب کے ساتھ بیاہی ہوئی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور سب لواحقین کو صبر جمیل بخشے آمین

خاکسار

مرزا مبارک احمد

ایک بہتان عظیم اور اس کی پُر زور تردید

لائل پور کے ضمنی انتخاب میں پیپلز پارٹی کے مقابلہ میں جو امیدوار کامیاب نہیں ہو سکے ہیں اخباری اطلاعات کے مطابق انہوں نے انتخاب میں دھاندلیوں کے الزامات عائد کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس سلسلہ میں جو سراسر بے بنیاد الزامات عائد کئے گئے ہیں ان میں خواہ مخواہ اہل ربوہ کو بھی ملوث کرنے کی کوشش کی گئی ہے مثلاً ہارے ہوئے ایک امیدوار کی طرف یہ بیان منسوب کیا گیا ہے کہ ربوہ سے تین سو برقع پوش خواتین دو روز پہلے ہی لائل پور پہنچ گئی تھیں جنہوں نے جعلی ووٹ ڈالے ۔ اسی طرح ایک اور امیدوار نے یہ الزام عائد کرتے ہوئے کہ انتخاب کے موقع پر گڑبڑ پھیلاتے اور ووٹروں کو ڈرانے دھمکانے کیلئے دوسرے مقامات سے غنڈے بلوائے گئے۔ ان مقامات میں ربوہ کا بھی نام لیا ہے۔

ہم سراسر دل آزاری اور بہتان طرازی پر مبنی ان الزامات کی پُر زور تردید کرتے ہیں اور واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اس قسم کے الزامات لگانے والوں نے دیدہ و دانستہ جھوٹ کی نجاست پر منہ مار کر بہتان عظیم سے کام لیا ہے ۔ ربوہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے پاکباز انسانوں کی مقدس بستی ہے اور بحمد اللہ تعالیٰ غنڈوں کے وجود سے یکسر پاک ہے۔ ربوہ کا کوئی شہری خواہ وہ مرد ہو یا عورت انتخاب کے موقع پر گڑبڑ پھیلانے کی غرض سے لائل پور نہیں گیا۔ جماعت احمدیہ غایت درجہ قانون کی پابند اور امن پسند جماعت ہے اسے بدنام کرنے کی غرض سے اس کے خلاف اس قسم کے بہتان باندھنا اور دل آزاری کا مظاہرہ کرنا انتہائی افسوسناک ہے ۔ اس بہتان طرازی اور دل آزاری پر ہم قرآنی ہدایت کے بموجب یہی کہتے ہیں کہ :۔

سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝ (النور آیت ۱۷)

اور بہتان باندھنے والوں سے خود قرآن مجید کے الفاظ میں ہی کہتے ہیں :۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا

فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۔ (الاحزاب آیت ۵۹)

اور پوری ہمدردی اور دل سوزی کے ساتھ ان سے یہ عرض کرتے ہیں کہ :۔

پس تم بچاؤ اپنی زباں کو فساد سے ✽ ڈرتے رہو عقوبت رب العباد سے

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ احسان ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کو تقویٰ سے مزیّن کرنیوالا نیک عمل

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اس امر کو بالصراحت بیان فرمایا ہے کہ عبادتیں، دُعائیں، قربانیاں الغرض حقوق اللہ اور حقوق العباد سے تعلق رکھنے والے جملہ نیک اعمال صرف اُنہیں لوگوں کے قبول کئے جاتے ہیں جو متقی ہوں جیسا کہ فرمایا:۔ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۰ (المائدہ آیت ۲۸) اس لحاظ سے نیک اعمال کے قبول ہونے کی ایک لازمی شرط تقوی اللہ ہے۔ جو شخص بھی چاہتا ہے کہ اُس کے نیک اعمال عند اللہ مقبول ٹھہریں اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ نیک اعمال بجالانے میں تقویٰ کی باریک راہوں کی رعایت رکھے یعنی تقویٰ کے زیر اثر ہی وہ بدیوں سے بچے اور نیک اعمال بجالائے۔ جو لوگ نیک اعمال تو بجالاتے ہیں لیکن ان کے پیچھے تقویٰ کی رُوح کارفرما نہیں ہوتی ان کے اعمال مُنہ پر مار دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں قبول نہیں کرتا اور ان کے بدلہ میں انہیں نیک اجر سے نہیں نوازتا۔ سو گویا خدا تعالیٰ نے ایک بنیادی اصول کے طور پر تقویٰ کو قبولیت کی ایک لازمی شرط قرار دیا ہے۔

قبولیت کی اس بنیادی شرط کو بیان کرنے کے علاوہ قرآن مجید میں تقوی اللہ کے ایک ایسے عملی تقاضے کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ جس کے پورا ہونے کی صورت میں اُس نے مومنوں کو یہ ضمانت دی ہے کہ وہ ان کے نیک اعمال کو ضرور قبول کرے گا اور انہیں ان نیک اعمال کی بہترین جزاء عطا فرمائے گا۔ تقوی اللہ کا وہ بنیادی تقاضا والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا اور ان کی خدمت کرنے میں خاص تعہد سے کام لینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مومنوں کو اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا تاکیدی حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ:۔

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا ۰ وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ۰ (بنی اسرائیل آیات ۲۴، ۲۵)

تیرے رب نے (اس بات کا) تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور (نیز یہ کہ) اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آجائے تو انہیں (ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے) اُف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کر اور رحم کے جذبہ کے ماتحت اُن کے سامنے عاجزانہ رویّہ اختیار کر (اُن کے لئے دُعا کرتے وقت) کہا کرو کہ اے میرے رب ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی۔

تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ انسان والدین کے ساتھ اچھا سلوک محض نمود و نمائش، نیک شہرت یا جائیداد وغیرہ کے لالچ کی خاطر نہ کرے بلکہ خدائی حکم کے ماتحت فرض عین کے طور پر ان کے ساتھ کمال عاجزی اور مہربانی کے ساتھ پیش آئے اور کسی قسم کی نمود و نمائش اور لالچ وغیرہ کو درمیان میں نہ آنے دے۔ اگر کوئی شخص نمود و نمائش اور لالچ کی نیت سے ماں باپ کی خدمت کرتا ہے تو اس کا بظاہر یہ نیک عمل تقویٰ کی رُوح سے خالی ہوگا اور ہرگز ضروری نہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ٹھہرے اور اُسے اس نیک عمل کا خدا تعالیٰ کی جناب سے کوئی اجر ملے۔

ہاں جو شخص یہ سمجھتے ہوئے کہ خدا کے حکم سے سرتابی اسے دین و دُنیا میں کہیں کا بھی نہیں چھوڑے گی، خالصۃً خدائی حکم کی تعمیل میں والدین کی خدمت کرتا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتا اس کا یہ نیک عمل تقویٰ کی رُوح سے مملوء ہوگا اور یقیناً اللہ تعالیٰ کی جناب میں مقبول ٹھہرے گا۔

اب چونکہ اس رنگ میں والدین کی خدمت کرنے سے تقویٰ کا ایک نہایت ہی اہم عملی تقاضا پورا ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک اور جگہ فرمایا ہے کہ جو لوگ تقویٰ کی رُوح سے مملوء ہوکر والدین کی خدمت بجالائیں گے ہم ان کا یہ نیک عمل ہی نہیں بلکہ اُن کے جملہ نیک اعمال کو قبولیت کے شرف سے نوازیں گے اور انہیں ان کے نیک اعمال کا بہترین اجر عطاء کریں گے۔ چنانچہ سُورۃ احقاف میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم اور اس کی حکمت اور اس کے طیب و شیریں ثمرات پر روشنی ڈالنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس تعلیم پر تقویٰ کی رُوح سے مملوء ہوکر کما حقہٗ عمل پیرا ہونے والوں کو ایک خاص ضمانت دی ہے اور وہ خود اللہ تعالیٰ کے اپنے الفاظ میں یہ ہے:۔

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْھُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِھِمْ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّۃِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ۰ (الاحقاف آیت ۱۷)

(جو لوگ تقویٰ کی رُوح سے مملوء ہوکر والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں گے) وہی لوگ ایسے ہوں گے جن کے اچھے اعمال ہم قبول کریں گے اور ان کی بدیوں سے ہم درگزر کریں گے۔ یہ لوگ جنّت میں جائیں گے۔ یہ ایک سچا وعدہ ہے جو شروع (یعنی پیدائشِ آدم) سے مومنوں سے کیا جارہا ہے۔

سو گویا تقویٰ کی رُوح سے مملوء ہوکر والدین کی خدمت بجالانا اور اُن کے ساتھ کمال عاجزی کے رنگ میں حسنِ سلوک سے پیش آنا ایک ایسا نیک عمل ہے جو خود ہی جنابِ الٰہی میں مقبول نہیں ٹھہرتا بلکہ جملہ نیک اعمال کے قبول کئے جانے کا ذریعہ بنتا ہے، بدیوں سے درگزر کا وسیلہ ثابت ہوتا ہے اور انسان کو جنّت کا مستحق بناتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کا یہ ایک ایسا سچا وعدہ ہے جو وہ اپنے بندوں سے حضرت آدمؑ کے وقت سے کرتا چلا آرہا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حصولِ تقویٰ اور صحیح معنوں میں متقی بننے کا ایک حتمی اور یقینی ذریعہ یہ ہے کہ انسان قرآنی حکم کے بموجب پورے تعہد کے ساتھ والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کو اپنا شعار بنائے۔ جو اس میں کامیاب ہے اس کے متقی ہونے میں کوئی شُبہ نہیں ہوسکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نَتَقَبَّلُ عَنْھُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا کی رُو سے ایسے شخص کے جملہ نیک اعمال کے قبول ہونے کی اسی طرح ضمانت دی ہے جس طرح اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ کی رُو سے متقیوں کے نیک اعمال قبول کئے جانے کا یقین دلایا ہے۔

پس قرآنی حکم کے بموجب والدین کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کی خدمت ایک نہایت ہی اہم اور عظیم الشان نتائج و ثمرات کا حامل فریضہ ہے اور اس سے روگردانی اور سرتابی انتہائی خطرناک نتائج کی حامل ہے۔ کیونکہ جو شخص اس فریضہ کی کما حقہٗ ادائیگی سے غفلت برتنے کا عادی ہے اس کا تقویٰ کے مقام سے گرنا یقینی ہے۔ وہ لاکھ نیک اعمال بجالائے اس فریضہ سے غفلت کی بناء پر وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ہرگز بھی متقی شمار نہیں ہوسکتا۔ اس کے نیک اعمال اکارت جائے اور ضائع ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ والدین کی خدمت سے لاپرواہی کوئی معمولی فروگذاشت نہیں ہے کیونکہ یہ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ کا مصداق بنانے والی فروگذاشت ہے۔ جس کی بدیوں سے خدا تعالیٰ درگزر نہ کرے اور جس کے نیک اعمال قبول کئے جانے کے لائق نہ ٹھہریں، اُس سے بڑھ کر دُنیا و آخرت میں گھاٹا پانے والا اور کون ہوسکتا ہے۔ اسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلافِ قرآن نہیں ہیں، ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

(کشتیٔ نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

26

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ و ارفع مقام

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی نظر میں

(مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب سابق مبلغ مغربی و مشرقی افریقہ)

(۲)

(ب) یہی مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک عربی قصیدہ میں بھی بیان فرمایا ہے جس کے تین شعر پیش خدمت ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:

كَمْ مُسْتَهَامٍ لِلرَّشُوْفِ تَعَشُّقًا
فَجَذَبْتَهُمْ جَذْبًا اِلَى الْفُرْقَانِ
اَحْيَيْتَ اَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَةٍ
مَاذَا يُمَاثِلُكَ بِهٰذَا الشَّانِ
تَرَكُوا الْغَبُوْقَ وَبَدَّلُوْا مِنْ ذَوْقِهٖ
ذَوْقَ الدُّعَاءِ بِلَيْلَةِ الْاَحْزَانِ

یعنی کتنے لوگ ہیں جو شراب کے دلدادہ تھے لیکن تو نے انہیں شراب چھڑا کر عاشق قرآن بنا دیا۔ تو نے صدیوں کے مردوں کو اپنے ایک ہی جلوہ سے زندہ کر دیا۔ پس تیری اس شان میں تیرا مقابلہ کون کر سکتا ہے! جن لوگوں نے تجھے قبول کیا انہوں نے شراب چھوڑ کر دعاگوئی کا مشغلہ اختیار کر لیا اور راتوں کو اس سے لطف اندوز ہونے لگ گئے۔

(ج): پھر حضور فرماتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت نے اپنے رسول مقبول کی راہ میں ایسا اتحاد اور ایسی روحانی یگانگت پیدا کر لی تھی کہ اسلامی اخوت کی رو سے سچ مچ عضو واحد کی طرح ہو گئے تھے اور ان کے روزانہ برتاؤ اور زندگی اور ظاہر و باطن میں انوار نبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عکسی تصویر تھے۔ سو یہ بھاری معجزہ اندرونی تبدیلی کا جس کے ذریعہ سے محض بت پرستی کرنے والے کامل خدا پرستی تک پہنچ گئے اور ہر دم دنیا میں غرق رہنے والے محبوب حقیقی سے ایسا تعلق پکڑ گئے کہ اس کی راہ میں پانی کی طرح اپنے خونوں کو بہا دیا یہ دراصل ایک صادق اور کامل نبی کی صحبت میں مخلصانہ قدم سے عمر بسر کرنے کا نتیجہ تھا۔"

(فتح اسلام صفحہ ۳۵)

(د): پھر حضور فرماتے ہیں:

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو۔ وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ وہ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے تھے ...... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے نبی اُمّی صادق و مصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۱)

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اصل غرض

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ناپاک دشمن اپنے دلوں میں ہزارہا بدظنیوں کو جگہ دے کر حضور کے مشن کے متعلق طرح طرح کی قیاس آرائیاں کرتے اور ناجائز تہمتیں لگاتے ہیں لیکن اے کاش کہ انہیں علم ہوتا کہ اس قلب مطہر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کیا جذبات پنہاں ہیں اور حضور کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر والہانہ محبت ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

(الف): "مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودہویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تاکہ میں اس پُر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں اور ان تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملے کر رہے ہیں ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔"

(برکات الدعا صفحہ ۲۳)

(ب): پھر حضور فرماتے ہیں کہ:

"میں حلفاً کہتا ہوں کہ میرے دل میں اصلی اور حقیقی جوش یہی ہے کہ تمام محامد اور مناقب اور تمام صفات جمیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کر دوں میری تمام تر خوشی اسی میں ہے اور میری بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو۔"

(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۲ء ص۳)

(ج): پھر حضور مزید فخریہ فرماتے ہیں کہ:

"ہمارا مدعا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے یہی ہے کہ صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قائم کی جائے جو ابد الآباد کے لئے خدا نے قائم کی ہے اور تمام جھوٹی نبوتوں کو پاش پاش کر دیا جائے جو ان لوگوں نے اپنی بدعتوں کے ذریعہ قائم کی ہیں ...... اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو اسی لئے قائم کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور عزت کو دوبارہ قائم کریں گے۔"

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء ص۶)

۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے مثال غیرت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بے پناہ محبت اور والہانہ عقیدت ہے یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ حضور کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بے پایاں غیرت اور حمیت پائی جاتی ہے چنانچہ اس ضمن میں حضور خود فرماتے ہیں کہ:

"جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو برے الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بد زبانی سے باز نہیں آتے ہم ان سے کیونکر صلح کریں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں اور باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے ہم ایسا کام نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے۔"

(پیغام صلح ص۳۰)

یہ حضور کی تحریر ہے اور اب آپ حضور کا عملی نمونہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ سلسلہ کی روایات میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضور اپنے صحابہ کے ساتھ لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر کھڑے تھے کہ ادھر سے آریہ سماج کے مشہور لیڈر پنڈت لیکھرام کا گذر ہوا اور وہ حضور کو دیکھ کر حضور کے نیاز حاصل کرنے کے لئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور جھک کر سلام عرض کیا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا منہ دوسری طرف کر لیا۔ اس پر پنڈت لیکھرام بھی دوسری طرف سے آیا اور دوبارہ سلام عرض کیا۔ لیکن حضور نے پھر بھی اسے کوئی جواب نہ دیا۔ اس پر بعض صحابہ نے یہ سمجھ کر کہ شاید حضور نے پنڈت لیکھرام کو پہچانا نہیں عرض کیا کہ حضور پنڈت لیکھرام سلام عرض کرتا ہے اس پر حضور کو جوش آ گیا اور بڑے جلال سے فرمایا کہ "یہ شخص ہمارے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کہتا ہے۔" اللہ اللہ حضور کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا غیرت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تقابل پر اپنی کس قدر کسر شان ہے! ہندوؤں کے ایک مشہور فرقہ کا مسلمہ لیڈر حضور کو سلام کہتا ہے لیکن حضور اس کا سلام صرف اسلئے قبول نہیں کرتے کہ یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر گندے اور ناپاک حملے کرتا رہتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ حضور کو اس وقت تک قرار نہ آیا جب تک کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے اس شخص کی ہلاکت دنیا ہی کی پیشگوئی نہ کر لی۔ چنانچہ حضور اپنی فارسی نظم میں اس شخص کو یوں مخاطب کرتے ہیں:

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بُرّان محمدؐ
الا اے منکر از شان محمدؐ
ہم از نور نمایان محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

یعنی اے نادان اور گمراہ دشمن ہوشیار ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر جا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور واضح نور کا انکار کرنے والے سن لے کہ اگرچہ اب کرامت کا نام و نشان نہیں ملتا مگر تو آ اور اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں دیکھ لے۔

پس حضور علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق یہ شخص اپنے کیفر کردار کو پہنچا اور حضور نے ساری دنیا کے سامنے ببانگ دہل یہ اعلان کیا کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک عزت کا بدلہ لے لیا ہے اور اپنی ایک اردو نظم میں اس خوشی کا یوں اظہار کیا کہ:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

۶۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عشق و محبت تھی اس کا اظہار آپ نے اپنے ایک شعر میں یوں فرمایا ہے کہ :۔

ربط ہے جانِ محمد سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

پس حضور کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک ابدی عشق تھا اور یہی وجہ تھی کہ آپ بڑی کثرت اور تواتر سے درود شریف کا ورد کیا کرتے تھے حضور حقیقۃ الوحی میں تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

"ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریم کے نہیں مل سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے "وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ" تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں "هٰذَا بِمَا صَلَّیْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ" یعنی یہ برکات اُس درود کی وجہ سے ہیں جو تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا۔" پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑی کثرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرتے تھے اور اس کو روحانی فیوض کے حصول کا ایک بڑا مؤثر ذریعہ یقین کرتے تھے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ :۔

"درود شریف کے طفیل اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ درود شریف کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا

(بدر ، الحکم ۲۰۔ فروری ۱۹۰۳ء)

۷۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام خاتم النبیین اور اسکی حقیقت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاتم النبیین کے اصلی اور حقیقی مفہوم کو پیش کیا اور دنیا پر یہ واضح کیا کہ خاتم النبیین کا جو مفہوم آپ نے پیش کیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح شان صرف اسی سے ظاہر ہوتی ہے ورنہ خاتم النبیین کا جو مفہوم عام طور پر پیش کیا جاتا ہے اس سے نہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی بلکہ حضورؐ کی اُمت جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں افضل الامم کا خطاب دیا ہے کی بھی صریح ہتک اور کسرِ شان ہوتی ہے

(۱) حضور فرماتے ہیں کہ :۔

"ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کامل شریعت لے کر آئے جو نبوت کے خاتم تھے اس لئے زمانہ کی استعدادوں اور قابلیتوں نے ختم نبوت کر دیا تھا پس حضور علیہ السلام کے بعد ہم کسی دوسری شریعت کے آنے کے قائل ہرگز نہیں۔"

(الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۱ء صـ۲)

(ب) حضور مزید فرماتے ہیں کہ :۔

"میں باوجود نبی اور رسول کے لفظ کے ساتھ پکارے جانے کے خدا کی طرف سے اطلاع دیا گیا ہوں کہ یہ تمام فیوض بلاواسطہ میرے پر نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے جس کا روحانی افاضہ میرے شاملِ حال ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمد اور احمد سے مسمّٰی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی اور اس طور سے خاتم النبیین کی مہر محفوظ رہی کیونکہ میں نے انعکاسی اور ظلی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا"

(ایک غلطی کا ازالہ صـ۹)

(ج) حضور پھر فرماتے ہیں کہ :۔

"خاتم النبیین کے معنے یہ ہیں کہ آپ کی مہر کے بغیر کسی کی نبوت کی تصدیق نہیں ہو سکتی۔ جب مہر لگ جاتی ہے تو وہ کاغذ سند ہو جاتا ہے اور مصدقہ سمجھا جاتا ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر اور تصدیق جس نبوت پر نہ ہو وہ صحیح نہیں ہے۔"

(الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء صـ۹)

(د) حضور ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ :۔

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر۔ تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیرِ سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی۔"

(سراج منیر صـ۸۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ بالا تحریرات سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ حضور کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ایک بے پایاں سمندر موجزن تھا جس میں حضور ہر وقت تیرتے نظر آتے ہیں چنانچہ حضور خود ہی فرماتے ہیں :۔

مِنْ ذِکْرِ وَجْهِكَ یَا حَدِیْقَةَ بَهْجَتِیْ
لَمْ اَخْلُ فِیْ لَحْظٍ وَّلَا فِیْ اٰنٖ

اور اپنی ایک فارسی نظم میں اپنے عشق و محبتِ رسول کو یوں بیان فرماتے ہیں :۔

می پریدم سوئے کوئے او مدام
من اگر میداشتم بال و پرے

اور یہی مفہوم حضور نے اپنی ایک عربی نظم میں بھی بیان فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ :۔

جِسْمِیْ یَطِیْرُ اِلَیْكَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا
یَا لَیْتَ كَانَتْ قُوَّةُ الطَّیَرَانِ

اور یہ کہ حضور نے اپنے عشق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بام عروج تک پہنچا دیا کہ ؎

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خیر البشر بلکہ خیر الرسل مانتے تھے۔ آنحضرت آپ کے نزدیک سب نبیوں کے سردار۔ سب رسولوں کے فخر اور تمام مرسلوں کے سرتاج تھے پس وہ شخص جس کی عشقِ رسول اور فنافی الرسول ہونے میں یہ حالت ہو اور ایسا شخص ہاں ایسا شخص جو دل کی گہرائیوں سے یہ کہتا ہو کہ

نہ دانم ہیچ نفسے در دو عالم
کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ

کیا ایسے شخص کے متعلق کبھی یہ تصور بھی کیا جا سکتا ہے کہ وہ نعوذ باللہ کسی ایسی بات کا کبھی مرتکب ہو سکتا ہے کہ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی رنگ میں بھی کسرِ شان ہو سکتی ہو۔ ہرگز نہیں بخدا ہرگز نہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

قول اور فعل میں مطابقت ہی نتیجہ خیز ہو سکتی ہے

حضرت مسیح موعودؑ کی آمد ہمارے لئے ایک نئی دنیا اور ایک نئے آسمان کی تخلیق کا موجب بنی ہے زندہ خدا ایسا خزانہ ہمیں نصیب ہوا ہے۔ نتیجۃً مایوسیاں اور گھبراہٹیں اب ہمارے حصہ کی اشیاء نہیں رہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم بلند سے بلند کرنے کے لئے اب ہمارے ہاتھوں میں تھمایا گیا ہے لہٰذا اب روئے زمین پر ہم سے زیادہ امنگ اور جذبہ کے ساتھ جشن اور جوشِ شباب منانے کی [illegible] ہی اور کوئی نہیں ہو سکتا یہ انعام اور یہ اعزاز تقاضا کرتے ہیں کہ عمل اور فکر کے میدان میں ہمارا زاویۂ نگاہ ایک تمام دنیا والوں کے مقابلہ میں بھی بالکل مختلف ہو۔ فرائض اور ذمہ داریوں کی سرانجام دہی میں اگر تسلسل اور برق رفتاری کا رنگ پیدا ہو جائے تو ساری دنیا کے دلوں میں نیک تغیر پیدا کرنے کا دعویٰ معنی رکھتا ہے خدا کرے۔ مجلس انصار میں یہ احساس اور یہ رنگ پیدا ہو جائے

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فی صدی ادائیگی کرنے والے مخلصین

خوش قسمت ہیں وہ احباب و خواتین جو اپنے خلیفہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے اموال میں سے کچھ حصہ اس کے حضور اس لئے پیش کرتے ہیں تاکہ غلبۂ اسلام کے حصول کے لئے جو مہم جاری ہے وہ تیز سے تیز تر ہو سکے جن مخلصین نے چندہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ سو فیصدی ادا کر دیا ہے ان کی ایک اور فہرست ریکارڈ اور دعا کی غرض سے پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نمبر شمار	نام معطی	رقم
	صف اوّل	
۳۵	مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت لاہور	۵۰۰۰/۰۰ روپے
۳۶	〃 نواب زادہ محمد امین خان رئیس نوبل شہر	۵۰۰۰/۰۰ 〃
۳۷	〃 غلام حسین صاحب پنجابی پلمبنگ شاپ حویلیاں	۵۰۰۰/۰۰ 〃
۳۸	〃 چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب لاہور چھاؤنی (حال اسلام آباد)	۵۰۰۰/۰۰ 〃
۳۹	〃 اقبال احمد صاحب بھٹی ڈان میڈیکل سٹور چمبڑ ضلع حیدر آباد	۵۰۰۰/۰۰ 〃
	صف دوم	
۳۲	مکرم نعمت اللہ صاحب صدیقی منوڑہ کراچی	۲۰۰۰/۰۰ 〃
۳۱	〃 لفٹیننٹ جنرل عبد العلی ملک صاحب راولپنڈی کینٹ	۲۰۰۰/۰۰ 〃
	صف سوم	
۵۴۵	مکرم ابو المبارک مولوی محمد عبد اللہ صاحب لیڈر ضلع سیالکوٹ	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۴۶	〃 مولوی فضل الٰہی صاحب مبلغ کھانا	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۴۷	مکرمہ امۃ الحفیظ شاکر بنت سردار عبد الحق صاحب شاکر دار الصدر جنوبی ربوہ	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۴۸	〃 سیدہ ممتاز جہاں صاحبہ بذریعہ میاں شیخ احمد صاحب بہاولپور	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۴۹	〃 نسیم ثروت صاحبہ اہلیہ ملک مبارک احمد صاحب سمن آباد لاہور	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۵۰	〃 حرمت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عبد الرشید صاحب انبالوی مرحوم	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۵۱	〃 صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ عطا محمد صاحب مرحوم راولپنڈی	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۵۲	مکرم راجہ غلام محمد صاحب دار البرکات ربوہ	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۵۳	〃 بشیر احمد صاحب سیال انسپکٹر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۵۴	〃 میاں محمد شفیع صاحب بٹ ریلوے لائنز کراچی	۷۰۰/۰۰ 〃
۵۵۵	〃 ناصر احمد صاحب مغل آباد سوئی گیس راولپنڈی	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۵۶	〃 صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب مع بیگم صاحبہ لاہور	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۵۷	مکرمہ انجمن آراء بیگم صاحبہ خیبر لاج مرکالج راولپنڈی	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۵۸	〃 محترمہ خورشید اسماعیل صاحبہ 〃	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۵۹	مکرم مرزا جان عالم بیگ صاحب شیخوپورہ	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۶۰	〃 چوہدری خلیل احمد صاحب حیدر آباد شہر	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۶۱	〃 چوہدری ممتاز احمد صاحب بٹ ڈرگ روڈ کراچی	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۶۲	〃 صوبیدار برکت علی صاحب حلقہ شرقی 〃	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۶۳	〃 شیخ عبد الواحد صاحب واقف زندگی ربوہ	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۶۴	〃 راجہ خورشید احمد صاحب منیر مربی سلسلہ احمدیہ مظفر آباد	۵۳۵/۰۰ 〃
۵۶۵	〃 چوہدری محمد اصغر صاحب بھوانی کھوسکی حیدر آباد	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۶۶	〃 شیخ مبارک احمد صاحب، ناصر احمد صاحب پسران شیخ یعقوب علی صاحب منجانب والدین مرحومین راولپنڈی	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۶۷	〃 چوہدری محمد رمضان صاحب فرد کر ضلع تھرپارکر	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۶۸	〃 چوہدری عبد الحمید صاحب مع اہلیہ صاحبہ چک ۱۵۱ ڈگری ضلع تھرپارکر	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۶۹	〃 چوہدری عبد الماجد صاحب سید پوری گیٹ راولپنڈی	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۷۰	مکرمہ امۃ المجید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبد الماجد صاحب راولپنڈی	۵۰۰/۰۰ 〃

قرار داد تعزیت

طلبہ و اساتذہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا یہ اجلاس اپنے کالج کے سال دوم کے ہونہار پری میڈیکل سٹوڈنٹ شاہد انور کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم نہایت ہنس مکھ، سعید الطبع اور بہت خلیق نوجوان تھے۔ ہائی بلڈ پریشر کے عارضہ میں مبتلا تھے اسی وجہ سے والدین اور ڈاکٹروں کے اصرار پر سیکنڈ ایئر میں ایک دو سال کا وقفہ بھی کیا۔ مورخہ یکم جون ۱۹۷۲ء کو خون کے دباؤ کی وجہ سے دماغ کی رگ پھٹ گئی اور بے ہوش ہو گئے اور اسی حالت میں دو گھنٹے تک ڈاکٹروں کی کوششوں کے باوجود عین عالم شباب میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے ہم عزیز مرحوم کے والدین و دیگر عزیز و اقارب کے ساتھ اس صدمہ جانکاہ میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل دے اور ان کے زخمی دلوں پر اپنی رحمت کا پھاہا رکھے۔

ہم ہیں شریکِ غم

(طلباء و اساتذہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

برّی فوج میں باقاعدہ کمیشن۔ ٹیکنیکل گریجوایٹ کورس

شرائط: عمر ۷۲/۶/۱۵ کو ۲۰ تا ۲۸ سال

۲۔ تعلیمی قابلیت: ایم ایس سی / ایم اے سیکنڈ ڈویژن (یا) بی اے / بی ایس سی آنرز۔ برطانیہ یا امریکہ کی کسی یونیورسٹی سے مندرجہ ذیل مضامین میں (ا) سائیکالوجی۔ شماریات۔ انگریزی۔ بین الاقوامی امور۔ ریاضی۔ جرنلزم۔ اسلامیات۔ فزکس۔

(ب) اور کسی مضمون میں غیر ملکی زبان پاکستانی۔ اور ہندوستانی زبان میں خاص زائد قابلیت۔ انگریزی کا ایم اے تھرڈ ڈویژن بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ اسی طرح کمپارٹمنٹ میں آنے والے بھی۔

عرصہ ٹریننگ: ایک سال۔ پی ایم اے میں۔

ابتدائی انٹرویو کے لئے: پشاور۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ کراچی۔

۳۔ پاکستانی ہونا ضروری ہے۔ کم از کم تین سال سے پاکستان میں رہائش رکھتا ہو۔ اس کے متعلق ضروری سرٹیفکیٹ (ڈومیسائل سرٹیفکیٹ) درخواست کے ہمراہ ضروری ہے۔

درخواست مجوزہ فارم پر ہے۔ دو مصدقہ فوٹو اور تعلیمی سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقول کراس پوسٹل آرڈر ۵/ روپے کے پتہ پر ۷۲/۶/۱۵ تک

پی اے ڈائریکٹوریٹ۔ پی اے ۳ (ب) ایڈجوٹنٹ جنرل برانچ۔ جی ایچ کیو۔ راولپنڈی

درخواست بھرتی کے دفاتر اور سٹیشن ہیڈ کوارٹرز سے حاصل کریں۔ ۲ ۶/۲

(نظارت تعلیم)

اعلان گمشدہ رسید بک

رسید بک مجلس خدام الاحمدیہ نمبر ۷۸۶۸ جو کہ رسید نمبر ۶۶ تک مستعمل ہے۔ مجلس کنری سے گم ہو گئی ہے۔ کوئی خادم اس رسید بک پر کسی قسم کی ادائیگی نہ کریں۔ اور اگر کسی کو اس کے بارے میں علم ہو تو وہ دفتر مرکزیہ کو اطلاع دے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میری دادی اماں و والدہ محترمہ چوہدری احمد حسین صاحب باجوہ محکمہ ریلوے مختلف عوارض کی وجہ سے دو ماہ سے بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئی ہیں جس کی وجہ سے تشویش ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (کوثر احمد باجوہ متعلم جامعہ احمدیہ)

۵۷۱	مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب رضا آباد لائل پور	۵۰۰/۰۰ روپے
۵۷۲	مکرمہ حامدہ عفت ضیاء صاحبہ کراچی	۵۰۰/۰۰ 〃
۵۷۳	مکرم مبشر احمد صاحب بٹ مع والدہ صاحبہ و اہلیہ و بچگان سٹیم پاور سٹیشن نشاط آباد۔ لائل پور	۵۵۰/۰۰ 〃

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تحریک جدید اور لجنات اماء اللہ کا فرض

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مد ظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تحریک جدید وہ الہامی تحریک ہے جو احیائے دین اور غلبہ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کو القا فرمائی تھی۔ اس تحریک میں احمدیوں کے مالی جہاد کے بعد سلسلہ احمدیہ نے جس طرح نمایاں ترقی کی۔ ہر جگہ مشن قائم ہوئے۔ مساجد بنیں اور کاسر صلیب کے فدائیوں نے ہر جگہ تثلیث کو شکست دیتے ہوئے توحید کے علم گاڑے وہ تاریخ احمدیت کا ایک کھلا باب ہے جس کے دوست دشمن دونوں معترف ہیں۔

یہ تحریک عارضی نہیں تھی بلکہ دائمی ہے اور ہمیشہ ہی اس میں قربانی دینے کے لئے آپ کو تحریک کی جاتی رہے گی۔ قوم وہی زندہ رہتی ہے جس کی اگلی نسل اس کی جگہ لینے کے لئے تیار رہتی ہے۔ اور تواتر سے برکات کے نزول کا اپنے کو مستحق قرار دیتی ہے۔ تحریک جدید کے بارہ میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا۔

"یاد رکھو ایک بہت بڑا کام تمہارے سامنے ہے بہت بڑی مشکلات ہیں جنہیں میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں ایک عظیم الشان جنگ ہے جو شیطان سے لڑی جانے والی ہے جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کریں گے جو لوگ حصہ نہیں لیں گے وہ اپنے اعراض سے خدا تعالیٰ کے کام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے کیونکہ یہ کام خدا کا ہے اور اس نے بہر حال ہو کر رہنا ہے۔

قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا"

تحریک جدید کے دور اوّل اور دوم میں احمدی بہنوں نے بھی مقدور بھر قربانی کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے دور سوم کا اجراء فرما کر نئی نسل پر احسان فرمایا تا وہ خواتین اور بچیاں جو دور اوّل اور دوم میں شامل نہ تھیں اب اپنے دور میں ویسی ہی عدیم المثال قربانی دیں اور اپنی بزرگ خواتین کی قربانیوں کو اپنی قربانیوں سے زندہ رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳۰ جون ۱۹۶۷ء کو خطبہ جمعہ میں احمدی مستورات کو خصوصاً تحریک جدید کے دور سوم میں شمولیت کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا

"دفتر سوم کی طرف بھی جماعت نے ابھی پوری توجہ نہیں دی ہزاروں احمدی ایسے ہیں جو تحریک جدید میں حصہ نہیں لے رہے اور ان میں سے بڑی بھاری اکثریت ہماری احمدی مستورات کی ہے جیسا کہ دفتر کی طرف سے مجھے بتایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ جماعت میں ہزاروں احمدی بہنیں ایسی ہیں اور ہزاروں احمدی بچے اور نوجوان ایسے ہیں اور ہزاروں احمدی بالغ مرد ایسے ہیں جنہوں نے ابھی تک تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھا ہی نہیں اور اس کی برکات سے وہ واقف نہیں اسلام کی ضرورتوں سے وہ آگاہ نہیں ان ضرورتوں کے پیش نظر ان پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ اس سے غافل ہیں پس تحریک جدید کے دفتر سوم کی طرف خصوصاً احمدی مستورات اور عموماً تمام احمدی مرد اور بچے اور نوجوان جنہوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں دی وہ اس طرف متوجہ ہوں اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی کوشش کریں"

(الفضل ۹ جولائی ۱۹۶۷ء)

میری عزیز بہنو! قربانیوں کے مواقع بار بار نہیں ملتے۔ اس تحریک میں شمولیت سے آپ اس نئی (روحانی) زمین و آسمان کی تشکیل کی ایک اینٹ بن جائیں گی جس نئی زمین و آسمان کے قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تھے۔ تحریک جدید کے اس نظام میں شمولیت سے آپ اس پانچ ہزاری فوج کی ایک سپاہی بنیں گی۔ جس کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا گیا تھا۔

پس لجنات اماء اللہ کی عہدہ داران کا فرض ہے کہ وہ جائزہ لیں کہ لجنہ اماء اللہ کی ہر ممبر تحریک جدید میں شامل ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اسے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ پیغام پہنچائیں۔ سولہ سال سے اوپر کی ہر خاتون بلا ناصرات کی عمر کی بچیوں کو بھی شامل کریں۔

میں ماہ جون کا آخری ہفتہ اس غرض کے لئے مقرر کرتی ہوں اس میں آپ ہر اس خاتون کو جو اب تک شامل نہیں ہوئی لیکن شامل ہونے کی استطاعت رکھتی ہے شامل کریں یاد رکھیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الدّال علی الخیر کفاعلہ نیکی کی تحریک کرنے والا بھی اسی ثواب کا مستحق ہوتا ہے جیسے نیکی کرنے والا۔

میں ستمبر کا پہلا ہفتہ وصولی چندہ تحریک جدید کے لئے مقرر کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے غلبہ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتے جائیں آمین اللھم آمین۔

خاکسار
مریم صدیقہ
صدر لجنہ مرکزیہ

آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ

مجلس صحت ربوہ کے پروگرام کے تحت پہلا آل ربوہ والی بال شوٹنگ ٹورنامنٹ مورخہ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳ جون کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس ٹورنامنٹ کا انتظام تعلیم الاسلام ہائی سکول کی انتظامیہ کے سپرد کیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ اس میں مجلس انصار اللہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ۔ جامعہ احمدیہ۔ طبیہ کالج۔ تعلیم الاسلام کالج۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ سٹاف تعلیم الاسلام ہائی سکول اور محلہ کمیٹی ربوہ کی تقریباً ۲۰ ٹیمیں شرکت کریں گی۔

۱۱ جون کو اس ٹورنامنٹ کے ابتدائی میچ مختلف محلہ جات میں منعقد کرائے جا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں دو ابتدائی میچ ہائی سکول کی گراؤنڈ میں بھی ہوں گے۔ یہ ٹورنامنٹ ناک آؤٹ بنیادوں پر ہوگا۔

۱۲۔ ۱۳ جون کے مقابلہ جات تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراؤنڈ میں ہوں گے۔ فائنل مقابلہ ۱۳ تاریخ شام کو ۵½ بجے ہوگا۔

احباب سے توقع کی جاتی ہے کہ کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی اور کھیل کی مقبولیت کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر ممنون فرمائیں گے۔ (سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی)

ستارۂ جرأت کا اعزاز

برادرم چوہدری رکن الدین صاحب علاقائی سیکرٹری تحریک جدید پشاور کے صاحبزادے عزیزم محمد شمس الحق فلائنگ آفیسر پی اے ایف کو گزشتہ جنگ میں بہادری کے کارنامے پر حکومت کی طرف سے ستارۂ جرأت کا تمغہ دیا گیا ہے۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ انعام ان کے لئے مبارک کرے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۶ مئی بروز جمعہ بعد نماز جمعہ احمدیہ مسجد بیرون دہلی دروازہ لاہور میں خاکسار نے عزیز مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایم اے ابن مکرم چوہدری سراج الدین صاحب ۲/۲۶ کیبل پارک گلبرگ لاہور کا نکاح عزیزہ محترمہ ناصرہ منظور صاحبہ بی اے بی ایڈ بنت محترم منظور احمد صاحب مرحوم آف جسونت نگر حال ۵/۴ وحدت کالونی کے ساتھ مبلغ چار ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث کرے اور ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴